مولانا محمد عبداللہ صاحب طارق رفیق ندوۃ المصنفین دہلی

سرجری اسلام کے قرونِ اُولیٰ میں

امام الجراحین ابو القاسم الزہراوی

(وفات ۴۲۷ھ - مطابق ۱۰۳۶ء)

چوتھی صدی ہجری کا اخیر اور پانچویں صدی ہجری کا شروع عہد اسلامی کی سرجری میں ایک انقلاب آفریں موڑ ہے جب کہ اسلامی طب کے آسمان پر ایک نیا سورج طلوع ہوا جس کی ضیا بار کرنوں نے صرف اپنی ہی دنیا کی شب تار کو صبح صادق نہیں بخشی بلکہ دور دراز کی سوئی ہوئی قوموں نے بھی اس کی کرنوں سے اپنے اندھیرے گھر روشن کئے۔ اور سچ پوچھئے تو آج بھی سرجری کے جسم میں جو حرارت موجود ہے وہ اسی کی شمسی حرارت کی رہین منت ہے۔ میری مراد فاضل جلیل امام ابو القاسم خلف بن العباس الزہراوی القرطبی الاندلسی سے ہے۔ جو طبی دنیا میں ایک عظیم انقلاب کا عنوان ہے۔ جس کی علمی استقامت رائے اور محیر العقول علمی تجربات نے چار دانگ عالم میں اس کی شہرت کا ڈنکا بجوایا۔ اور اپنوں ہی نے نہیں بیگانوں نے بھی اس کا لوہا مانا۔ کیا مشرق اور کیا مغرب۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا سب کی نظریں اس کی طرف اٹھ گئیں۔ اور اس کے بعد کے آنے والے عہد کی سرجری نے اسی کے بنائے ہوئے خطوط پر اپنے فلک بوس محل کی بنیادیں رکھیں۔

ڈاکٹر ڈانلڈ کیمبل نے لکھا ہے:

"ابو القاسم الزہراوی کی کتاب یورپ کی یونیورسٹیوں میں صدیوں تک پڑھائی جاتی رہی۔ زہراوی نے یورپ کی طب پر پانچسو سال حکمرانی کی ہے۔ اور اسی کے بل بوتے وہ سرجری میں یہ مقام بلند حاصل کر سکا۔ یورپ کی دانشگاہوں پر ۱۱۶۸ء میں زہراوی کی علمی تحقیقات کا اثر پوری طرح قائم تھا۔ زہراوی کی تعبیر اور اس کا بیان نہایت واضح اور مکمل تھا۔"

وہ کہتا ہے کہ:-

"اس کی غیر معمولی مقبولیت کا ایک خاص راز یہ بھی تھا کہ اس نے اعمال سرجری کو اپنی کتاب میں ان آلات کی تصویروں کی مدد سے سمجھایا تھا جو ازمنہ وسطیٰ (عہد اسلامی) میں

استعمال ہوا کرتے تھے "

وہ مزید کہتا ہے کہ :-

" اس اخیر دور کے اکثر آلات سرجری زہراوی ہی کی کتاب کی تصویروں کی مدد سے تیار کیے گئے تھے
اس نے تو یہاں تک صاف گوئی اور حقیقت بیانی سے کام لیا ہے کہ وہ کہتا ہے۔

" یورپ کے اکثر سرجن زاہروی ہی کتاب کے خوشہ چین ہیں۔ خصوصاً ایطالیہ کے سرجنوں نے تو اس سے بہت ہی زیادہ استفادہ کیا ہے " [1]

اسی طرح وہ کہتا ہے۔

" راجر بیکن " اور " گوئے ڈی شولیک " نے طب اور سرجری زاہراوی ہی کی کتابوں سے حاصل کی ہے " [2]

اور سلر کہتا ہے۔

" تم غالباً ایک صفحہ بھی " ڈی مونڈویل " اور " گوئے ڈی شولیک " کی کتابوں کا ایسا نہ پاؤ گے کہ اس میں ابو القاسم الزہراوی کا ذکر نہ ہو "

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں یہ اعتراف بہت واضح لفظوں میں موجود ہے کہ سرجری پر جتنے لوگوں نے کتابیں لکھی ہیں ان میں سب سے زیادہ شہرت الزہراوی نے پائی اور وہی پہلا شخص ہے جس نے خون کے روکنے کے لیے ربط شریان کا طریقہ ایجاد کیا ہے [3]

سرجری پر زہراوی کی تصنیف | ابو القاسم الزہراوی کی بہت سی تصانیف میں سے زیادہ شہرت " التصریف لمن عجز عن التالیف " کو ملی۔ بالخصوص مغربی دنیا میں یہ کتاب دو حصوں پر منقسم ہے علمی اور عملی۔ پھر ہر حصہ پندرہ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی شہرت کی اصل بنا اس کا وہ حصہ ہے جو سرجری کے مباحث پر مشتمل ہے۔ [illegible] جیسا کہ اوپر عرض کر چکا ہوں کہ آج سرجری کو جا سے [illegible] ہو مگر اسلامی عہد میں یہ بات کسی طبیب کی مہارت فن، کمال نباضی اور اصابت [illegible] کی توہین تھی۔ کہ وہ مرض کی صحیح تشخیص اور اس کے لیے صحیح علاج تجویز کر سکے اور اسے جسم کے اندر جھانکنے کی ضرورت پیش آئے وہ بولے تو ع

خط کا مضمون بھانپ لیتے ہیں لفافہ دیکھ کر

[1] ڈاکٹر کیمبل ، العرب میڈیسن ج ا ص ۸۵ و ۱۳۱ (طبع لندن) [2] ایضاً ج ا ص ۳۳۴ [3] اسماعیل پاشا بغدادی ، ہدیۃ العارفین ج ا ص ۳۴۴ (استنبول ۱۹۵۱) [illegible] (طبع ۳)

اس لئے اس عہد میں بھی اگرچہ کتاب کی قدر تو ہوئی مگر صحیفۂ آسمانِ طبابت بنا کر جس طرح یورپ اسے سر پر رکھے پھرا حاملانِ مصحفِ ربّانی نے اس کو وہ مقام نہیں دیا۔ اب آپ سے اس بات کو خواہ ان کا کمال کہئے یا ان کی ناقدری۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ ان کی طبابت پر تحقیقی تشخیص [illegible] بوعلی سینا ہی کو دخل ہے۔

لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تلک الایام نداولہا بین الناس زمانہ کروٹیں بدلتا رہا ہے کبھی کسی کو چنانچہ اب اخیر زمانہ میں جب سرجری کی مقبولیت بڑھی تو اور سب مسیحا پیچھے رہ گئے اور زہراوی مسند نشینی کا شرف لے اڑا۔

مجھے جہاں تک علم ہے ابھی یہ پوری کتاب کہیں نہیں چھپی۔ صرف اس کا سرجری سے متعلق حصہ مطبع نامی لکھنؤ سے "جراحۃ الزہراوی" کے نام سے طبع ہو چکا ہے[1]

اس میں زہراوی نے سرجری کی تمام چھوٹی بڑی قسمیں بیان کی ہیں یہ بحث تین ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول کیّ کے بیان میں | کیّ کی دو قسمیں ہیں۔ کیّ بالنار (آگ سے) اور کیّ بالدوا (تیز دواؤں سے)

باب دوم۔ فصد حجامہ۔ پھوڑوں اور تیر نکالنے وغیرہ کے بیان میں۔ اس میں ۹۶ فصلیں ہیں۔

باب سوم۔ ہڈی جوڑنے، اترے ہوئے اعضا چڑھانے اور موچ (موچ) درست کرنے کے بیان میں۔ اس میں ۳۴ فصلیں ہیں۔

ان تمام بحثوں کو مصنف نے اس انداز سے لکھا ہے کہ ایضاح و تفہیم اور بیان و تفصیل کا حق ادا کر دیا ہے عبارت اس قدر سہل اور عام فہم ہے کہ غیر فن داں بھی مضمون کو آسانی سے سمجھ لے پھر جو تصاویر دی ہیں انہوں نے تو سر بیان کو بالکل آئینہ کر دیا ہے۔

آلاتِ سرجری | زہراوی نے سرجری کے آلات کی جو تصویریں دی ہیں ان سے وہ آلات بنانے میں تو سہولت ہو گئی۔ مزید فائدہ یہ ہوا کہ ہر آلے کی شکل دیکھ کر اس کا کام سمجھنا بھی آسان ہو گیا مثلاً اس نے

منقاش۔ موچنا یا ناک چوٹی جو باریک چیزیں پکڑنے کے کام آتی ہے۔

مسلط۔ دندانہ دار چمٹی   مقلاع الاسنان۔ دانت اکھاڑنے کا آلہ

مقراض۔ قینچی   حقنہ (انیما کرنے کا آلہ)   منشار۔ آری

سکین۔ چھری۔   ابرۃ عقفاء خمدار سوئی جس کا سامنے کا سرا مڑا ہوا ہوتا ہے۔

کلوب۔ خمدار سلاخ یا زنبور   مبرد۔ ریتی، جو دانت یا ہڈی وغیرہ کو گھسنے کے کام آتی ہے۔

---

[1] بعد میں معلوم ہوا کہ اس کا ایک نہایت نفیس ایڈیشن چھپ گیا ہے [illegible]

مفصد۔ نشتر جو فصد کھولنے کے کام آتا ہے۔ مبزغ (بالزای) چھوٹا نشتر (بالضاد) یہ بھی ایک قسم کا نشتر ہے۔ مجراف۔ بیلچہ نما ایک آلہ ملقاط۔ بہت چھوٹی چیزیں اٹھانے والی چمٹی اور ان جیسی بہت سی چیزوں کی تصویریں دی ہیں جن کی مدد سے سرجری کا سامان تیار کرنے والوں نے یہ آلات بھی بنائے۔ اور خود ہر آلے کی ساخت نے اس کا طریق استعمال بھی واضح کر دیا۔

سرجری کی اصطلاحات | اس نے سرجری کی بہت سی اصطلاحات بھی ذکر کی ہیں جیسے بسط۔ قبض، ربط شد، مد، بط، جدع، قطع، قدح، جرح، رض، غمز، جبر اور کسر وغیرہ۔ یعنی پھیلانا، سکیڑنا۔ باندھنا اور کاٹنا وغیرہ ہر ایک کا موقع استعمال الگ ہے۔ مثلاً کاٹنے کے لئے ان میں کئی لفظ ہیں اور ہر ایک کا موقع استعمال الگ ہے۔

اسی طرح اعمال سرجری میں سے

کیّ الاجفان، تشمیر العین۔ قطع ورم اللهاة۔ جرد الاسنان۔ قطع الاسنان۔ تشبیک اضراس متحرکہ۔ شق الورم الشریانی والوریدی۔ شق الخنازیر۔ بزل الاستسقاء۔ اخراج الحصاة بطخراج الرحم۔ اخراج الجنین المیت۔ خرم البواسیر۔ جراحۃ البطن۔ خیاطۃ الامعاء نشر العظام۔ قطع الاطراف۔ جبر الترقوۃ وغیرہ

بہت سے اعمال کا ذکر ہے۔ اور بیچ میں جگہ جگہ اپنے تجربات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

اس کتاب کے متعلق قدیم اہل فن کے خیالات | ابن ابی اصیبعۃ جو ایک طرف مشہور مؤرخ طب ہے تو دوسری طرف وہ ایک باکمال طبیب بھی ہے اور ایک بڑے خاندان طبابت سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب زہراوی کی تصانیف میں سب سے بڑی اور سب سے زیادہ مشہور کتاب ہے۔ وھو تام فی معناہ اور اپنے مضمون میں نہایت مکمل کتاب ہے[1]۔

کشف الظنون میں کتاب کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے کہ وھو کتاب کثیر الفائدہ[2]

علماء یورپ عام طور پر اس کتاب کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ وین وہ رح۔ جوزف حیرنر۔ ولسیٹن فلڈ۔ میکس نیوبرگر۔ میکس سائمن۔ براکلمن۔ پیجل۔ ڈ انگٹن۔ گیری سن۔ ڈانلڈ کیمبل اور ایڈورڈ جی براؤن وغیرہ نے اس کتاب کی خوبیوں اور کمالات کا دل کھول کر اعتراف کیا ہے۔ اور اس سے یورپ نے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے۔

محققین نے مستقل طور پر اس کتاب کے تعارف پر مختصر اور مبسوط مقالے لکھے ہیں اس لئے ہم اس موضوع پر

---

[1] عیون الانباء صد ۵۰۱ (بیروت ۱۹۶۵ء) [2] حاجی خلیفہ، کشف الظنون ج ۱ صد ۴۱۱

اختصار سے ہی کام لے رہے ہیں۔

اہل علم کی طرف سے کتاب کی خدمات

یہاں اختصار کے ساتھ یہ بھی دیکھتے چلئے کہ علماء مغرب نے اس کتاب کے ساتھ کس قدر دلچسپی اور انہماک کا معاملہ کیا۔ اس کے درس وتدریس کا ذکر تو اوپر آہی چکا ہے۔

اس کے متعدد زبانوں میں تراجم بھی کئے گئے ہیں۔ جیسے عبرانی۔ لاطینی اور انگریزی۔ چنانچہ اس کتاب کا دسواں مقالہ جو اعمال ید (سرجری) سے متعلق ہے۔ المقالة العاشرة فی اعمال الید۔ کے نام سے لاطینی ترجمے کے ساتھ پہلی بار ۱۷۷۸ء میں آکسفورڈ سے دو جلدوں میں شائع ہوا جس میں زہراوی کے قلم کی تصاویر بھی درج تھیں۔

اور اسی سرجری سے متعلق حصے کا ترجمہ بہت پہلے بارھویں صدی عیسوی میں جیرارڈو ڈاکریمونا جو مشہور اطالوی مستشرق ہے اور ستّر سے زائد عربی کتابوں کا مترجم ہے نے لاطینی زبان میں کیا ہے۔ یہ فاضل ۵۰۸ھ مطابق ۱۱۱۴ء میں پیدا ہوا۔ اور ۵۸۳ھ مطابق ۱۱۸۷ء میں فوت ہوا۔

دور آخر میں مسلم اطباء کی غفلت

نہایت افسوس اس بات کا ہے کہ دور آخر میں مسلم اطباء نے طب وعلاج کے جدید تقاضوں اور ترقی پذیر طریقہائے علاج کی طرف سے بہت زیادہ غفلت برتی اور طریقہائے علاج میں سب سے اہم ترین چیز سرجری تھی۔ جس کی طرف سے اس حد تک بے اعتنائی برتی گئی کہ وہ مکمل طور پر طب یونانی اور طب اسلامی سے باہر کی چیز سمجھ لی گئی۔ حالاں کہ اس کی حیثیت اس گم شدہ بچے کی سی ہے جو حادثاتی طور پر اپنے والدین سے جدا ہوگیا ہو۔ اور کسی اجنبی ماحول میں پل کر جوان ہوگیا ہو۔

ظاہر ہے تقاضائے انصاف یہی ہے کہ والدین کے سامنے جب بچے کا نام ونسب اور صحیح پتہ نشان ظاہر ہوجائے تو خواہ وہ کتنے ہی طویل عرصے کے بعد کیوں نہ ملے اس کو گلے سے لگا کر اپنے خاندان کا فرد بنا لیا جاتا ہے۔

اس اخیر دور میں ہماری غفلت وبے عملی کا یہ عالم ہوگیا تھا کہ دوا کے نام پر تو چند مفردات کے عصارے اور جوشاندے پینے یا چند معاجین وخمیرہ جات چاٹ لینے پہ اکتفا کر لیا گیا اور سرجری کے نام پر بس موچ ٹھیک کر لینے۔ ہڈی ٹوٹی پر محض ظن وتخمین سے اس کو سیدھا کر کے چند کھپچیاں باندھ دینے یا کوئی چھوٹا موٹا پھوڑا پھنسی چیر دینے کو کافی سمجھ لیا گیا ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ دنیا کی ہر چیز پر، ہر نظریہ، ہر قوم، ہر تہذیب، ہر علم وفن حتی کہ ہر مذہب کے پیروؤں پر عروج وزوال کے سائے پڑتے رہتے ہیں جس کو پیغمبر آخر الزمان نبی امی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے متعلق پیشین گوئی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ

ان اللہ تعالیٰ یبعث لھذہ الامة علی راس کل مائة سنة من یجدد لھا دینھا[1]

[1] رواہ ابوداؤد والحاکم والبیہقی فی کتاب المعرفة عن ابی ہریرة۔ قال الحافظ العراقی۔ فتح القدیر ج ۲ ص ۲۸۱

یعنی خدائے تعالیٰ نے امت مسلمہ کے لئے یہ طے کر دیا ہے کہ اس امت میں ہر صدی میں کوئی نہ کوئی ایسی شخصیت سامنے آتی رہے گی جو اس کو حیات نو بخشے گی۔ اور غفلت و کوتاہی کو ختم کر کے اس کو پھر مرکز سے قریب لے آیا کرے گی۔

اس اصول کی روشنی میں یہ بات تو لازمی ہے کہ ہر علم و فن پر زوال و انحطاط کا سایہ پڑے۔ خواہ وہ کتنا ہی جاندار اور بقاء و زیست کی صلاحیتوں سے کتنا ہی مالا مال ہو۔ مگر اس کے احیاء و تجدید کی کوشش بہر حال ضروری ہے۔ دنیا کے مختلف علوم و فنون کی تاریخ کے مطالعے سے کچھ یہ بات بھی سمجھ میں آتی ہے کہ قدرت نے علم و حکمت اور فضل و کمال اور انسانیت کی خدمت کے بار امانت کو جو انسانیت کے کاندھوں پر رکھا ہے تو قدرت ہمیشہ کچھ عرصے بعد اس کو کاندھا بدلنے کی مہلت بھی بخشتی ہے۔ یہ بار اگر وہ کچھ عرصہ کلدانیوں کے کاندھے پر رکھتی ہے تو اس کے بعد یونانیوں کو بھی اس کا موقع دیتی ہے۔ اور جب انسانیت کا یہ کاندھا تھک جاتا ہے تو پھر عرب اور اہل اسلام کے مستعد اور توانا کاندھے سامنے آتے ہیں۔ مگر جمود و خمود اور اضمحلال و اضمحلال سے تو سوائے رب ذوالجلال کے کسی کو چارہ نہیں۔ آخر ان میں بھی ضعف آیا اور پھر یہ بار علم و حکمت اہل یورپ کی طرف منتقل ہوا مگر زمانے کے تیور یہ بتا رہے ہیں کہ اہل اسلام کا کاندھا سستا کر اور آرام لے کر پھر سے مستعد ہو رہا ہے۔ اور خواب غفلت سے بیدار ہو کر آنکھیں ملتا ہوا یہ پھر میدان میں اترنا چاہتا ہے۔

اس خاص موقع پر میں نے ضروری سمجھا کہ اپنے محدود علم و مطالعے کی حد تک ان کے ماضی کی شمعوں سے آئینہ دکھا کر ان کے مستقبل کے لئے روشنی کا سامان کروں۔ تاکہ اپنے بزرگوں کے کارناموں کو دیکھ کر کچھ حوصلہ بلند ہو۔

يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ۔[1] (سورۃ نساء)

اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تمہارے سامنے صاف صاف بیان کردے اور تمہیں ان لوگوں کی راہ دکھا دے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔

---

[1] سورۃ نساء آیت ۲۶

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ اپنا پتہ صاف اور خوشخط تحریر فرمائیے